اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۳۰ | مطبوعہ ۲۴ جولائی ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے — ۳ر

ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک — ۴ر

" دوکاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی — ۳ر

" ایک شخص کے نام سات کاپی کے دوام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

یہودیوں نے اُسے جواب دیا اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہیں بلکہ اس لئے سنگسار کرتے ہیں کہ تو کفر کہتا ہے اور انسان ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہے - یوحنا ۱۰-۳۳ شریعت موسوی کے مطابق کفر بکنے والے کو سنگسار کرنے کا قطعی حکم تھا چنانچہ موسیٰ کی کتاب احبار ۲۴-۱۶ آیت میں یوں لکھا ہے" اور وہ جو خداوند کے نام پر کفر بکیگا جان سے مارا جائیگا ساری جماعت اُسے سنگسار کریگی خواہ وہ مسافر ہو خواہ دیسی ہو جب اُس نے اُس نام پر کفر کہا تو وہ ضرور جان سے مارا جائیگا" پس اگر یسوع یہودیوں کے نزدیک کفر کہنے والا ٹھہرا تھا تو چاہئے تھا کہ وے شریعت موسوی کے مطابق اُسکو سنگسار کرتے - جب وے اُس کو پلاطوس رومی حاکم کے پاس پکڑ کر لے گئے تو اُس نے بھی اُنہیں کہا کہ تم اُسے لیجاؤ اور اپنی شریعت کے مطابق اُس کی عدالت کرو مگر یہودیوں نے شرعی سزا دہی سے تجاوز کر کے رومی سزا جو غلاموں کے لئے مروّج تھی اُسکو دلوانے میں اپنی رضامندی ظاہر کی تاکہ یسوع کی پیشین گوئی جو اُس نے بار بار اپنی صلیبی موت کی نسبت کی تھی پوری ہو - ضرور تھا کہ جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں بلندی پر رکھا اُسی طرح ابن آدم بھی اُٹھایا جائے - یوحنا ۳-۱۴ اور میں جو ہوں اگر زمین سے اوپر اُٹھایا جاؤں تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا یوحنا ۱۲-۳۲ جسقدر باتیں صحف انبیا میں مسیح کے دکھوں اور اُس کی موت اور پھر جی اُٹھنے کے متعلق بطور پیشین گوئی مرقوم تھیں اور جو باتیں خود اُس نے اپنی نسبت قبل از وقوع بیان کیں سب کی سب موبمو پوری ہوئیں - ایسی باتوں کو ہم آلہی پیشین گوئی کہہ سکتے ہیں - ان پیشین گوئیوں کا مقابلہ محمد صاحب کی اُس پیشین گوئی سے کرنا چاہئے جس کو مولوی سید محمد حسین صاحب اغلب مرادابادی نے اپنے تصنیف رسالہ موسوم بہ برکات الاسلام صفحہ ۹ میں حضرت کے ثبوتِ نبوت کے لئے لکھا ہے کہ - آپ نے انصار کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ "تم مجھ سے ہو اور میں تم سے جان میری جان تمہاری ہے اور تن میرا تن تمہارا ہے حیات میری تم میں ہوگی اور ممات بھی تم میں قبر میری تم میں اور مکان میرا تم میں ہوگا" مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اس پیشین گوئی کا لفظ لفظ پورا ہوا کیا خوب پیشین گوئیاں حضرت کے ثبوت نبوت کے لئے آجکل اہل اسلام پیش کرتے ہیں اچھی یہہ بھی پیشین گوئی غلط ہے کہ حضرت نے یہودیوں کی نسبت فرمایا کہ وہ صاحب حکومت نہ ہوں گے اُس زمانہ سے یہودی حکومت سے محروم ہو گئے - اس میں پیشین گوئی کی ضرورت ہی کیا تھی یہودی تو پورے صاحب حکومت زمانہ مسیح میں

بھی نہ تھے اگر ہوتے تو مسیح کو پلاطوس کے ہاتھوں مصلوب نہ کرواتے بلکہ خود اُس کو اپنی شریعت کے مطابق سنگسار کرتے۔ رہی سہی حکومت کی نسبت مسیح نے خود فرمایا تھا کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی اور ایک قوم کو جو اُس کے میوہ لاوے دی جائیگی۔ متی ۲۱-۴۳- واہ صاحب بھلی بیٹھیں گئیوں پر حضرت کو نبی تسلیم کئے بیٹھے ہو اور لوگوں کے آگے پیش کرتے ہو+

دربنولا ایک نو تصنیف رسالہ موسوم بہ برکات الاسلام مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب اغلب مولانی جو اسلامیہ پریس لاہور سے شایع ہوا ہو برائے ریویو ہمارے پاس آیا ہو۔ ہم نے اوّل سے آخر تک اِس کو بغور پڑھا۔ مصنف کے نزدیک رسالہ مذکور نئی تحقیقات کا تحفہ ہوگا مگر ہمارے نزدیک اُس میں وہی باتیں ہیں جنہیں اہل اسلام بارہا پیش کر چکے ہیں لہذا ضرورت نہیں معلوم ہوتی کہ ہم اُسپر کوئی طول طویل ریویو لکھیں۔ بیشک ایک بات اِس میں اچھی ہو اور وہ یہہ کہ مصنف مہذب نے اس رسالہ میں مسیحی مذہب اور اُس کے پیرووں کی نسبت طنز و تشنیع آمیز کلمات جیسا کہ دیگر اہل اسلام کا دستور ہو استعمال نہیں کئے ہیں اور نہ کسی طرح کا ذکر کتب مقدسہ موجودہ کی بے اعتباری یا تحریف و تبدیل کے بارہ میں لکھا ہو بلکہ جو اقتباس اُن سے کئے ہیں وہی ہیں جو بیبل کے موجودہ مروجہ اردو ترجموں میں پائے جاتے ہیں۔ یہہ رسالہ ۲۴ صفحہ پر مشتمل ہو جس میں پندرہ صفحہ تک مصنف کے خیالات نسبت ترقی و افضلیت اسلام بمقابلہ مسیحیت مندرج ہیں اور باقی میں پادری ایزک ٹیلر صاحب کے لیکچر کا ترجمہ ہو۔ ضرورت نہیں کہ بار بار ٹیلر صاحب کے لیکچر کی نسبت کچھہ لکھا جاوے کیونکہ علماے مسیحی نے اُن کی غلط فہمیوں کو بدلایل فوری صحیح کر دیا اور اُن کے درست اور صحیح خیالات کو تسلیم کر لیا ہو خواہ اہل اسلام اُس کو تعصب مذہبی پر محمول کریں جیسا کہ مصنف رسالہ نے لکھا ہو۔ ہم اس بات سے جیسا کہ اس رسالہ کے دیباچہ میں لکھا ہو متفق نہیں کہ "اسلام اپنی ذاتی الہامی خوبیوں سے پھیلا ہو۔ بیشک اُس زمانہ کے نیم وحشی اور بت پرست عربوں کے مقابلہ میں اسلام میں کسیقدر خوبیاں تھیں (الہامی ہونے کی ایسی حالت میں کیا ضرورت) اور نہ کوئی محقق اس بات کو تسلیم کریگا کہ "اسلام کا آغاز حکومت کا محتاج نہ تھا اور نہ آج اُس کو حکومت کی خواہش ہو" گستاخی معاف یہہ تو لومڑی اور انگوروں والی نقل معلوم ہوتی ہو بیشک آغاز اسلام میں صرف اُسوقت تک حکومت کی احتیاج نہ ہوگی جب تک حضرت مکہ میں تشریف رکھہ کے دعوت اسلام کرتے رہے مگر جب ہجرت کر کے مدینہ کو چلے گئے اور وہاں سے ۸ھ ہجری میں دس ہزار عربی لشکر لیکے یکایک مکہ پر دھاوا کیا اور بصورت غیر آمادگی قریش مکہ کو فتح کر لیا تب سے بیشک حکومت اسلام کے ہم رکاب رہتی رہی۔ ہمارا ارادہ ہو کہ وقت بوقت اس رسالہ کی بعض باتوں کی نسبت کچھہ لکھتے رہینگے کیونکہ ہمارے اخبار میں ایک ہی طویل ارٹیکل کو بھر دینا ہمیں پسند نہیں ہو+

اخبار قیصری جالندھر ۵ جولائی میں

مولوی محمد صاحب لودیانوی کے نام ایک گمنام خط شایع ہوا ہو جس میں مولوی صاحب موصوف کو ایک رسالہ موسوم بہ فتاوی العلماء النحاریر کے تصنیف و مشتہر کرنے کے لئے جو انہوں نے دربارہ حرمت سننے غنا و سماع کے لکھا ہو اور مولوی ولی محمد صاحب القریشی معروف بہ احمد حسن جالندھری سے جو سماع و غنا کے شایق اور حامی ہیں دعوی مناظرہ کیا ہو سخت تہدید و تنبیہہ ظاہر کی گئی ہو اور لکھا ہو کہ حضرت جالندھری مناظرہ کو تیار ہیں کہ مولوی صاحب مسبوق الذکر اور اُن کے انصار کی کج فہمی جو بہ نسبت مسئلہ غنا درج رسالہ فتاوی العلماء النحاریر ہو جلسہ عام میں ثابت کریں۔ اگر یہہ مناظرہ قرار پاکر وقوع میں آوے تو بہت بہتر ہو کیونکہ اہل اسلام اس حدیث کے معنی الغناء اشد من الزناء سمجھنے میں قاصر ہو کے غناء کے نام و خیال تک کو حرام سمجھتے اور پرہیز کرتے ہیں اور اچھے الفاظ بھی اُن کے نزدیک گانے سے بُرے اور حرام ہو جاتے ہیں اور اکثر عیسائیوں پر گانے بجانے کے باعث الزام لگاتے اور مزامیر کا رکھنا یا استعمال کرنا ناجایز سمجھتے ہیں اور اپنی عبادتوں میں مطلق کام میں نہیں لاتے۔ نہ صرف سُنّی بلکہ اہل شیعہ بھی جو سوز خوانی مرثیہ میں لیکر جایز و روا رکھتے مگر سرود و غناء کے یہاں تک مخالف ہیں کہ کتاب احکام الائمۃ میں اشعار ذیل پائے جاتے ہیں "یہہ مطرب کی گت ہوگی روز قیام" "کہ منہہ اُس کا ہو ویگا کالا تمام" "طنبورہ لئے آگ کا ہاتھہ میں" "پھنسا ہوگا محشر کی آفات میں" اور مزامیر کی نسبت لکھا ہو۔ کہ طنبورہ وغیرہ رہے جس کے گھر + یہاں تک کہ ایک چلہ جاوے گذر + نہیں اسپہ رحمت کی رہتی نگاہ۔ وہ ہوتا ہو شایان قہر الٰہ + پس ہم اس مناظرہ اہل اسلام کا نتیجہ دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ راقم خط گمنام نے ایک ہفتہ کے اندر مولوی صاحب مدعی مناظرہ سے جواب طلب کیا ہو دیکھیں کیا جواب دیتے ہیں۔ اگر یہہ مناظرہ واقع ہوا اور ہم کو اسکے حالات سے کچھہ آگہی بہم پہنچی تو ضرور ہدیہ ناظرین کرینگے +

مُراسلات

انجیلی پہلی بشارت

سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں نمبر ۲۱

نمبر دوازدہم

ہم شروع میں ذکر کر چکے ہیں کہ کلام الہٰی یعنی عہد عتیق وعہد جدید کا پیغام اعظم اور علت غائی فقط ایک ہی بات ہے یعنے اس اعلیٰ نجات کا اشتہار و اظہار ہے۔ یہہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ اس نجات کا اظہار شروع ہیں یعنے عین گناہ کے وقوع کے وقت کیا گیا تھا کہ اس سے پیشتر اسکی ضرورت نہ تھی کیونکہ موت کا ثمرہ گنہگار کو حاصل ہوتا ہے نہ راستباز اور بے گناہ کو اور نجات موت سے خلاصی و رہائی و چھٹکارے کو کہتے ہیں۔ پوری نجات موت کی ہر تین قسم سے رہائی و چھٹکارا حاصل کرنے کو کہتے ہیں ورنہ نجات مکمل نہ ہوگی۔ اب ہم الہام میں آشکارا پاتے ہیں کہ یہہ نجات جس کا ذکر کیا گیا ہے بے شک کامل ہے یعنے موت کے تین اقسام سے نجات ہے جیسا لکھا ہے۔ قسم اول "اور اُس نے تم کو بھی جو گناہوں اور خطاؤں کے سبب مردہ تھے زندہ کیا" (افسیوں ۲ باب آیت اول) یعنے خدا اپنی پاک روح کی تاثیر سے اپنے بیٹے کے کفارہ کے طفیل گنہگار کو خطاؤں اور گناہوں کی موت سے زندہ کر لیتا ہے یعنے اس میں نئی روحانی الہٰی آسمانی زندگی ڈالدیتا ہے۔ اسکی روحانی زندگی شروع ہو جاتی ہے جس کا خاتمہ کبھی نہ ہوگا۔ یہہ زندگی بڑھتی جاویگی اور اس کا میلان و رغبت الہٰی و آسمانی ہے کیونکہ یہہ نئی زندگی خدا کی پاک روح کی تاثیر سے پیدا ہوئی ہے۔ یہہ خدا کی بخشش ہے۔ روح القدس اس کا بانی اور قایم رکھنیوالا اور پرورش کنندہ ہے۔ آدمی قطعی بیکس اور لاچار ہے اور اس زندگی کو نہ خود شروع کر سکتا اور نہ اُسکو قایم رکھہ سکتا ہے کیونکہ یہہ نئی خلقت نوزادگی خدا کی طرف سے آتی اور مُردوں کو زندہ کرتی ہے یاد رکھنا چاہئے کہ گناہ کے باعث تمام آدمزاد گناہ اور موت کے تحت میں آگئے اور اس زندگی کا کوئی حقدار نہیں ہے اگر کسی کو حاصل ہوتی ہے تو فقط خدا کے فضل سے ہے۔ اقنوم دوم یعنے بیٹا خداوند عیسیٰ مسیح اپنی جان کفارہ میں نہ دیتا تو یہہ زندگی ہرگز کسی گنہگار کو حاصل نہ ہوتی۔ اس زندگی کے پھل یعنے اُن لوگوں کے افعال و اقوال و خیالات جنہوں نے یہہ روحانی آسمانی زندگی حاصل کی ہے بہت شیریں اور عمدہ ہیں اور خدا کو نہایت پسند اور مقبول اور اُسکے لایق ہیں۔ اِن پھلوں کو اگر بمقابلہ جسم یعنے پرانی انسانیت و شیطانی مزاج کے پھلوں کے رکھکر دیکھیں تو بہت واضح اور روشن طور سے سمجھہ میں آوینگے اور کلام الہٰی میں اس طور پر مذکور ہے "کیونکہ جسم کی خواہش روح کی مخالف ہے اور روح کی خواہش جسم کی اور یہہ ایک دوسرے کے خلاف ہیں یہانتک کہ جو تم چاہتے ہو نہیں کرتے ہو پر اگر روح کی ہدایت سے چلتے ہو تو شریعت کے تحت نہیں اور جسم کے کام تو ظاہر ہیں کہ یہی ہیں زنا حرامکاری ناپاکی شہوت بت پرستی جادوگری دشمنیاں قضیئے رشک غصب جھگڑے جدائیاں بدعتیں ڈاہ خون مستیاں عیش و عشرت اور جو کچھہ انکی مانند ہے اور انکی بابت تمہیں آگے ہی کہتا ہوں جیسا میں آگے کہہ چکا کہ ایسے کام کرنیوالے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے۔ پر روح کا پھل جو ہے سو محبت خوشی صلح صبر خیرخواہی نیکی ایمانداری فروتنی پرہیزگاری ہے ایسے کاموں کی شریعت مخالف نہیں اور اُنہوں نے جو مسیح کے ہیں جسم کو اسکی بُری خصلتوں اور خواہشوں سمیت تصلیب کیا ہے۔ اگر ہماری زندگی روحانی ہے تو چاہئے کہ ہمارا چلن بھی روحانی ہو" (خط گلاتیوں کو ۵ باب ۱۷ سے ۲۵ آیت تک) اس ہی زندگی کو کلام الہٰی میں روحانی مزاج نیا مخلوق اور خدا کے لے پالک ہونے کی روح اور خدا کے فرزند ہونے کا اقتدار بھی کہا ہے جیسا لکھا ہے کہ جو مسیح یسوع میں ہے نیا مخلوق ہے پرانی چیزیں گذر گئیں سب کچھہ نیا ہی پھر یہہ کہ ہم نے لے پالک ہونے کی روح پائی ہے جس سے ہم خدا کو باپ کہکے پکارتے ہیں اور کہ مسیح اپنوں پاس آیا مگر اُسکے لوگوں نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن جتنوں نے اُسکو قبول کیا اُس نے انکو اقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہوں یعنے انکو جو اُسکے نام پر ایمان لاتے ہیں وے نہ جسم کی خواہش سے نہ مرد کی خواہش سے اور نہ لہو سے پیدا ہوئے مگر خدا سے پیدا ہوئے ہیں یعنے خدا نے انکو اپنی پاک روح کی تاثیر سے بیٹے کے ایمان کے وسیلہ سے نو پیدا کیا ہے۔ شاید کوئی سوال کرے کہ کیونکر معلوم ہو کہ کسی شخص میں یہہ مذکورہ بالا نوزادگی شروع ہوئی ہے یا نہیں۔ جواب یہہ ہے کہ ضرور معلوم ہونا چاہئے کہ جیسے جسمانی بدنی زندگی کے ثبوت کے لئے حس و حرکت کا ہونا ضرور ہے ایسے ہی روحانی زندگی کے موجود ہونے کے واسطے مندرجہ ذیل حرکات کا ہونا لازم و واجب ہے جس میں یہہ حرکات اور نشانات پائے نہیں گئے اور نیز موجود نہ ہوں اس میں روحانی زندگی موجود نہیں ہوا ہذا۔ جب یہہ زندگی شروع ہوئی ہے اسکی پہلی حرکت حقیقی توبہ ہے یعنے گنہگار اپنی نجاست اور ناپاکی اور گناہوں کی کثرت اور قباحت اور خرابی سے فوراً واقف ہو جاتا اور آپ کو دوزخ کا سزاوار قرار دیتا اور نہایت اضطراب اور گھبراہٹ میں گرفتار ہو جاتا اور اپنے گناہوں پر غم کھاتا اور روتا اور اُنسے نفرت کرتا اور نیز خود آپ سے نفرت پذیر ہوتا اور دل میں یہہ خیال کرتا ہے کہ میں نہایت کمبخت آدمی ہوں اور کہ کون مجھہ کو خدا کے غضب اور گناہ کی سزا سے بچاویگا۔ آپ کو بڑا بھاری گنہگار قرار دیتا اور ہرگز آرام نہیں پاتا۔ تسلی اُسکو ملتی نہیں کیونکہ وہ خوب سمجھہ جاتا ہے

کہ قدوس اور عادل خدا گنہگار کو بے سزا ہرگز نہ چھوڑیگا۔ اس مضطرب حالت اور گناہ کے لئے غم کو توبہ حقانی اور ایسے پشیمان اور غمگین شخص کو تائب حقیقی قرار دینا چاہئے اور یاد رکھنا مناسب ہی کہ یہہ توبہ انسان سے نہیں کیونکہ دل کی تبدیلی کا آغاز یہی توبہ ہو آدمی میں طاقت کہاں کہ اپنا دل بدل لیوے کہ کلام میں مرقوم ہی یرمیاہ نبی اہل اسرائیل کے عادی گنہگاروں کو یوں فرماتا ہی کہ ”اگر حبشی اپنے چمڑے کو اور چیتا اپنے داغوں کو بدل ڈالے تو تم بھی نیکی کروگے جنہیں بدی کی عادت ہوگئی ہی یعنے سچی توبہ انسان سے نہیں ہوسکتی یہہ خدا کی بخشش ہی نوزادگی کا اول نشان حقیقی توبہ ہی۔ لہذا نہایت درجہ کی نادانی اور حماقت بلکہ شرارت اُنکی ہی جو یہہ دعوی کرکے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں کہ جب چاہینگے پیری میں یا مرتے وقت توبہ کرلینگے۔ یہہ شیطان کا فریب ہی کہ وہ اسطرح گنہگار کو غفلت میں ڈالتا اور آخر اسکو ہلاک کرتا ہی سلامتی سلامتی کہتا رہتا ہی درحالیکہ سلامتی ہرگز نہیں۔

اس زندگی کی دوسری حرکت حقیقی ایمان ہی یعنے ایمان اس بات پر کہ کلام الٰہی برحق ہی کہ جو اُس میں کشف ہوا ہی حق ہی کہ گنہگار کی نجات کی خاطر خداوند عیسی مسیح خدا کے اکلوتے بیٹے نے گناہ کے کفارہ میں اپنی جان قربان ونثار کردی اور کہ اُس کا کفارہ خدا باپ نے قبول و منظور فرمایا ہی اور خداوند عیسی مسیح نجات کو برپا کرکے پھر تیسرے روز مردوں میں سے جلالی اور قیامتی جسم کے ساتھ جی اٹھا ہی اور کہ وہ اب روح القدس نازل فرماتا ہی کہ گنہگاروں کو زندگی بخشے کہ حقیقی توبہ اور ایمان اُن کو حاصل ہوں۔ بعض ایمان کو اول اور توبہ کو دوم حرکت تصور کرتے ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ روح القدس کا اول کام وحرکت حقیقی توبہ ہی بعدہ سچا ایمان فوراً حاصل ہوتا ہی چنانچہ انجیل شریف میں کشف ہی خداوند عیسی مسیح فرماتے ہیں کہ روح القدس آکر دنیا کو اول گناہ سے قایل وتقصیروار ٹھہراویگی اور علاوہ اس کے وہ میری بزرگی کریگی اور میری باتیں تم کو یاد دلاویگی اور تم کو سچائی کی خبر دیگی۔ جب گنہگار انسان اپنے بُرے افعال واقوال وخیالات کے باعث پشیمان و مغموم وتائب ہوتا ہی تو روح پاک اسکو تسلی بخشتا ہی کہ تو مایوس مت ہو امید سے محروم نہ رہ کیونکہ تیری ہی خطاؤں اور گناہوں کے عوض میں خدا کا اکلوتا بیٹا مصلوب ہوا ہی فقط اُسکی موت پر بھروسہ رکھ اور تو نجات پاویگا۔ گنہگار اس بات کو حق قبول کرتا اور اپنی جان کی نجات کا لنگر سمجھتا ہی۔ یہہ حقیقی ایمان ہی اس وقت وہ خداوند عیسی مسیح کے ساتھ پیوستہ ہوجاتا ہی اور اُس میں وہی روح سکونت کرتی ہی جو مسیح میں تھی اور اب ہی کیونکہ جس میں مسیح کی روح نہیں وہ مسیح کا نہیں۔ اُسکی مرضی اُسکے حواس اُسکے تصورات غرض اس کا تن من مسیح کی مرضی کے تابع ہوجاتا ہی اور خداوند خود اپنی روح کے وسیلہ اُس میں سکونت کرتا اور اُسکو اپنا بنا لیتا ہی خداوند سر اور ہر ایک ایماندار اُس کا عضو ہوجاتا ہی خداوند انگور کا درخت اور ایماندار اُسکی شاخ ہوجاتا ہی دیکھو یوحنا کی انجیل کے ۱۵ باب کے شروع میں ایسا ہی آشکارا ہی۔ یہہ ایک قسم کا اتحاد اور یگانگت ہی جو مسیح اور مسیحی میں موجود ہوجاتا ہی اور ابد تک قایم رہیگا کہ کوئی چیز مسیحی کو خداوند سے جدا وعلیحدہ نہیں کرسکتی۔ تیسری حرکت ونشان اس زندگی میں حقیقی محبت ہی یعنے الٰہی محبت اور انسان کا پیار اُسکی بخشش ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ دُنیا میں جو محبت موجود ہی اس حقیقی محبت سے کچھہ تعلق نہیں رکھتی کیونکہ دُنیاوی محبت میں کچھہ نہ کچھہ غرض پائی جاتی ہی اور اس الٰہی آسمانی حقیقی مسیحی محبت میں غرض نہیں ہی یہہ محبت اول الوہیت میں سکونت کرتی تھی بلکہ خداوند اس محبت کا سرچشمہ تھا اور اب بھی ہی کہ لکھا ہی خدا محبت ہی پھر الوہیت سے اجرا پاکر گنہگار انسان تک نازل ہوئی کہ لکھا ہی خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے کہ شرط قبولیت ہی اس ہی محبت کا حصہ ایماندار کو حاصل ہوتا ہی کہ وہ سب سے پہلے اپنے خالق مالک پروردگار رنجات دہندہ کو اپنے تمام دل وجان اور عقل سے محبت کرنے کی سعی و کوشش کرتا اور اس محبت میں ترقی کرتا جاتا ہی اور اپنے پڑوسی یعنے آدمزاد کو اپنی مانند پیار کرنے پر آمادہ ہوجاتا ہی اور تمام شریعت اور انبیا کا خلاصہ یہی ہی کہ تو اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر اور اپنے بھائی کو اپنی مانند پس جب اُسنے یہہ کیا تو سب کچھہ کیا اور یہہ حقیقی ایماندار کے سوا کوئی نہ کرتا اور نہ کرسکتا ہی۔ یہہ بے غرض محبت الوہیت میں تھی اور اب ہی کہ باپ نے محبت سے بیٹا بخشا اور بیٹے نے محبت سے اپنی جان کو قربان کیا اور روح القدس محبت سے گنہگار کے دل میں دایمی وقایمی سکونت اختیار کرتی اور اس ہی محبت کی بابت ایماندار کو حکم ہی کہ تو بھی ایسی ہی محبت ظاہر کر کہ خداوند فرماتا ہی کہ میں تم کو ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ جس طرح میں نے تم کو پیار کیا ہی تم بھی ایک دوسرے کو ویسا ہی پیار کرو بلکہ اپنے دشمنوں کو بھی پیار کرو اور اگر ضرورت ہو تو اُنکے عوض میں اپنی جان کو قربان ونثار کردو۔ جس میں یہہ مسیحی محبت ہی وہ خدا میں رہتا ہی اور خدا اُس میں اور اُس کا بہشت بھی یہاں ہی شروع ہوتا ہی کہ بہشت میں محبت کی تکمیل ہی جہاں محبت نہیں وہاں بہشت نہیں پس یہہ تینوں حرکات ونشان اُس حقیقی نوزادگی کے ہیں جس میں یہہ موجود نہیں وہ زندہ نہیں ہوا مُردہ ہی موت میں رہتا ہی اور ہمیشہ کی زندگی سے محروم ہی۔ سچا ایماندار سچا

عیسائی کس کو کہتے ہیں جس میں یہہ تینوں حرکات یعنی حقیقی توبہ سچا ایمان آسمانی بے غرض محبت ہو وہ حقیقی ایماندار سچا عیسائی ہو۔ یہہ بھی یاد رکھنا مناسب ہو کہ ان تینوں حرکات میں ایسی مناسبت ہو کہ ایک دوسری کے عدم میں معدوم ہو جاتی ہیں یعنے اگر کوئی دعویٰ کرے کہ میں ایسی محبت رکھونگا مگر ایمان اور توبہ مجھ میں نہیں یہہ ناممکن ہو۔ اگر کوئی کہے کہ میں حقیقی توبہ کرونگا مگر ایمان اور محبت کی ضرورت مجھ میں نہیں تو یہہ بھی محال ہو پھر اگر کوئی کہے کہ میں خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لاتا ہوں توبہ کی کیا ضرورت اور محبت کی کیا حاجت تو یہہ بھی انہونی بات ہو۔ یہہ تینوں یکجا کامل میل میں رہتی ہیں جہاں ایک ہو ضرور وہاں دوسری دونوں بھی ہیں یا ہو جاوینگی ان تینوں کے اتحاد اور موجودگی سے ایک اور عمدہ شیریں تسلی بخش نعمت آحاضر ہوتی ہو۔ اگر ہم اس زندگی کو ایک عمدہ پھلدار درخت سے مشابہ کریں تو حقیقی توبہ اور سچا ایمان اور بے ریا بے غرض محبت کو اسکی شاخیں ٹھہرائینگے اور وہ چوتھی نعمت اس کا پھل ہوگا بلکہ اس کا رگ و ریشہ قرار پاویگا اگر اسکے پتے بلکہ اس کا کل وجز کہیں تو بھی درست ہو اور وہ نعمت حقیقی پایدار لازوال پاک اُمید ہو اور اس اُمید کا لنگر الوہیت کے اقدس حضور میں داخل ہو چکا ہو اور یہہ اُمید کبھی شرمندہ نہ ہوگی دنیا کی تمام اُمیدوں میں دھوکہ ہو مگر یہہ اُمید ہرگز شرمندہ نہ ہوگی کیونکہ اسکی بنیاد زمانوں کے چٹان پر ٹھہری ہوئی ہو +

باقی آیندہ

راقم

(پادری) سی اوپل لزفیروز پور

عدل و انصاف اعمال نیک و بد در اسلام

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۵

(۴) مظاہر حق جلد ۳ صفحہ ۳۶۳ پر ہو۔ ترجمہ۔ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باندھے گھوڑا بیچ راہ خدا کے بسبب ایمان لانے کے ساتھ خدا کے یعنے خالصتہً للّٰہ اور واسطے بجالانے امر اسکے کے اور بسبب سچ جاننے وعدے اسکے کے پس تحقیق سیری اور سیرابی اسکی اور لید اسکی اور پیشاب اسکا تولے جاوینگے میزان اعمال اسکے میں دن قیامت کے۔ نقل کی یہہ بخاری نے +

اے ناظرین غور فرمائے کہیں تو گناہوں کو ہلکا اور بے وزن کرنے میں ترازوئے اعمال میں نام اللہ کا محمد صاحب کے نام کے ساتھ شریک کرکے یا اکیلا ہی چڑھایا جاتا پھر بھی گناہوں کے بھاری نکلنے کا محمد صاحب کو اندیشہ گذرا تو اپنے گھوڑے جہادی کی لید و پیشاب و گھاس دانہ وغیرہ بھی بیچ میں شامل کرکے ترازوئے اعمال پر دھر دیئے لو اب گناہ بھاری تو ہوں بھلا جہاں لید اور پیشاب آ داخل ہوں وہاں عدل و انصاف کیا کر سکتے ہیں ہشتم۔ جبکہ محمد صاحب کی تعلیم کے بموجب دوزخ کا بھرنا ہی خدا کے وعدہ میں داخل ہو اور پھر کثرت جن و انس سے وہ نہیں بھر سکتا جبتک کہ خدا کا قدم اُس میں پڑکر دوزخی نہ ہو جاوے۔ تو پھر محمدی تعلیم کے بموجب عدل و انصاف و رحم و ذی شانی الٰہیت کی کیونکر بحال و قایم رہ سکتے ہیں +

(۱) سورہ ہود۔ ۱۰ رکوع ۱۱۹۔ ترجمہ۔ مگر جنپر رحم کیا تیرے رب نے اور اسی واسطے انکو پیدا کیا ہو اور پورا ہوا لفظ تیرے رب کا کہ البتہ بھر دونگا دوزخ جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے

پھر سورہ سجدہ۔ ۲ رکوع ۱۳۔ ترجمہ۔ اور اگر ہم چاہتے تو دیتے ہر جی کو سوجھ اسکی راہ کی لیکن ٹھیک پڑی میری بات کہ مجھ کو بھرنا دوزخ جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے + باقی آیندہ

راقم (پادری) ٹامس ہاول از شیخم۔

بقیہ ریاست الور میں پادری اے پی سی جمپین صاحب کے دورہ کا بیان

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۴

دسمبر ۲۲۔ اطوار۔ ہم سویرے چلنے کو تیار ہوئے اور ایک گانوں میں گذرے اور معمولی طریق پر ایک بھجن گا کے ہمنے جلد ایک مجمع فراہم کر لیا۔ منادی کرنے کے بعد ہم نے چند بیمار لوگوں کو دیکھا اور دوا دی۔ کوئی شخص ان غریب لوگوں کو ان کے خراب خستہ گھروں میں دیکھ کر خیال کرے کہ دنیا میں کسقدر دکھ درد موجود ہو۔ ایک غریب باپ جس کی میں تھوڑی دلجمعی کر سکتا تھا مجھکو ایک جھونپڑے میں لے گیا جہاں اُس کے تین جوان بیٹے خسیہ گی رینچھ کے باعث پڑے ہوئے تھے۔ اس کے بعد ہم نے تانگل کے آس پاس کے پوروں کا دورہ کیا اور چار چار پانچ پانچ آدمیوں کو وہی پرانی حکایت سُننے کے لئے جمع کیا۔ گیارہ بجے ہم ڈیرہ کو لوٹے اور حاضری کے بعد اپنے کیمپ کو نماز کے لئے فراہم کیا قریب چھ سات آدمی بستی اور آس پاس کے سب ہیں ایک آدمیوں کی جماعت کو ولادت مسیح کی بابت بیان کیا۔ اُن اجنبی لوگوں نے اپنا نہایت دلی تعلق بذریعہ اپنے سوالات کی خاصیت کے ظاہر کیا۔ قریب پون گھنٹے کے بہت صداقتیں اُن پر ظاہر کی گئیں اور بہت سی اُن کی غلط فہمیوں کی اصلاح کی گئی۔ جاگیردار دیہہ اور اُس کے چھوٹے بھائی سے ملاقات کرنے کو گئے جو اپنی ڈیوڑھی میں آگ سے تاپتے تھے۔ ہر دو شخص قبل از وقت ضعیف و نحیف معلوم ہوتے تھے ان کے حسب حال طبی صلاح ممکن کے بعد ہم نے اپنے

ملنے کا مقصد اُن پر ظاہر کیا - اور ایک بھجن گا کے اُن کے محل کے سب رہنیوالوں اور قرب کے باشندوں کو فراہم کر کے اُنہیں مسیح کی منادی سنائی جو روحوں اور جسموں کا حکیم ہے - غروب آفتاب کے قریب ہم اُن سے رخصت ہو کر بستی میں پہنچے اور گدھر جاتے یاتری لوگو" گا کے جلد اپنے آس پاس لوگوں کو جمع کر لیا اور اُن سے جلالی راحت انگیز گھر کا بیان کیا جو مسیح نے ظاہر کیا تھا تا کہ وے اپنی موجودہ پریشان حالت سے اور اُس زندگانی آخرت سے جس کا بیان لِنگے وید شاستروں نے کیا ہی مقابلہ کریں - لیکن اگرچہ ہمارے کلام پر کافی رغبت سے لوگوں کے کان لگے ہوئے تھے اُن کے دل خاطر خواہ ہمارے پیغام کو قبول و پسند کرنے سے کسقدر خالی اور دور تھے ! تاہم ایسی حالتوں میں ہمارے کپتان مسیح کا خیال کسقدر مضبوطی بخشنے اور تسلی دینے والا ہے جو ان ایذاؤں سے کامل کیا گیا جن کے درمیان سے صلیب کے ہر ایک مشنری کو گذرنا پڑتا ہے - کیا اُس نے اُن طعنہ زن فریسیوں کمینہ اور دنیا دوست بے ایمان بھیڑ کو اکثر منادی نہیں کی ؟ کیا وہ اُن شہروں اور بستیوں کے حال پر جو روایتوں کے سبب اندھے ہو رہے تھے اور تعصب و تکلف کے مارے جوبت پرستی سے ذرا الگ تھے سب کے سب بہرے اور اُس کی منت کی نسبت مردہ تھے نہیں رویا ؟ پس اگرچہ ہم اسقدر پیچھے ہیں ہماری تسلی یہہ ہے کہ جو بیج ہم آنسوؤں اور نقص کے ساتھ بوتے ہیں شاید دوسرے اسکو کاٹیں مگر خوشی اور کثرت کی فصل میں پیدا ہوگا ✦

جناب اڈیٹر صاحب سلامت

چندروز ہوئے کہ یہاں کے ریفارمڈ پرسبٹیرین کلیسا کے عیسائیوں نے ایک بڑا بھاری جلسہ اپنے نو تعمیر شدہ چرچ کی کانسیکریشن کی تقریب میں کیا - پروگریم سے جس کی نقل ذیل میں درج کرتا ہوں ناظرین اخبار پر اس جلسہ کی کل کیفیت واضح ہو جاویگی ✦

جلسہ کانسیکریشن انڈین چرچ ڈیرہ دون

۳۱ - مئی ۱۹۰۸ء وقت ۶ بجے شام

نمبر		نام	مضمون	وقت
اول	الف	ریورنڈ کے منوحا پاسٹر ریفارمڈ چرچ چکراتہ	چند چیدہ آیات دربارہ شکرگذاری	۱۰ منٹ
	ب	ایضاً	دعائے شکرگذاری	۱۰ "
	ج	کانگریگیشن	پرسبٹیرین گیت کتاب سے	۵ "
دویم	الف	مسٹر جے - اس - مینول محکمہ جی - ٹی سروے	موجب بنائے چرچ ہٰذا اور اُسکے اخراجات	۱۰ "
	ب	کانگریگیشن	پرسبٹیرین گیت	۵ "
	ج	پادری پربھوداس پرسبٹیرین چرچ ڈیرہ	دعا	۵ "
سیوم	الف	ریورنڈ فرنک بلویٹ پاسٹر میتھوڈسٹ چرچ راجپور	کانسیکریشن اور مناجات	۱۰ "
	ب	کانگریگیشن	میتھوڈسٹ گیت سے	۵ "
	ج	مسٹر اے - جی - فسک محکمہ جی - ٹی سروے	دعا	۵ "
چہارم	الف	مسٹر سیمن پلیڈر ہائے کورٹ الہ آباد	برادرانہ محبت	۱۰ "
	ب	کانگریگیشن	میتھوڈسٹ گیت	۵ "
	ج	ریورنڈ بی - ایم - بوس پاسٹر انچارج	دعا	۵ "

بینڈکشن پادری بی - ایم بوس

جلسہ ٹی - پارٹی اور لائیٹ ریفرشمنٹ ایک گھنٹہ

اس جلسہ کی کیفیت بہتر دیدنی تھی نہ کہ بہتر تحریر - پس میں بہت کچھ لکھنے سے معذور ہوں - صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ غیر مذاہب کے جنٹلمین جو اس موقعہ پر موجود تھے یہہ کہنے سے باز نہ رہ سکے - کہ " آفرین ہے عیسائیوں کے یگانگت اور اتفاق پر کاش ہم دیسیوں میں ایسی ہی محبت اور یگانگت ہوتی " جلسہ ہٰذا میں نہ فقط دیسی ہی عیسائی معہ عیال و اطفال موجود تھے بلکہ بہت سے صاحبان اور میم صاحبان شامل تھے ✦

اس کلیسیا کی بنا ۱۸۶۰ء میں ہوئی جب صرف چند مسیحی شہر کا اس کے شریک تھے اُنہوں نے بالاتفاق مسٹر منوحا کو اپنا پاسٹر مقرر کیا اور مسٹر ہیرس صاحب نے جو ایک پنشن یافتہ محکمہ جی - ٹی - سروے کے ہیں اپنا دروازہ عبادت آلہی کے لئے (کسی خاص جائے عبادت کے نہونے کے باعث سے) کھول دیا -

۱۸۸۶ء کے آغاز میں اس کے نثر کا نے ملکر بارہ سو روپیہ (۱۲۰۰) کا چندہ کیا۔ اس میں سے ۱۸۸۹ء تک ایک ہزار روپیہ وصول ہو گئے۔ پھر تو محکمہ میونسپل کمیٹی سے ایک قطعہ زمین کیواسطے جو اٹھارہ بیگہ دو بسوہ تھی درخواست کی یہہ درخواست عالیہ گورنمنٹ سے تیس (۳۰) سال کے لئے دو روپیہ بیگہ سالیانہ پر منظور ہوئی۔ یہہ مختصر سا گرجہ گھر جس میں قریباً ۱۵۰ آدمیوں کے بآسانی عبادت الٰہی کر سکتے ہیں ڈاکخانہ سرکاری کے برابر ٹرنک روڈ پر واقع ہو ماہ اپریل ۱۸۸۹ء میں بنکر تیار ہوا اور اس کے کانسیکریشن کی یہہ تقریب تھی۔ طرفہ تر ماجرا جو اس عبادت خانہ کی تعمیر میں قابل یادگار رہی سو یہہ ہو کہ منجملہ زرچندہ کے صرف مبلغ اسی روپیہ صاحبان انگریز سے وصول ہوئے باقی کل روپیہ ہمارے دیسیوں ہی کی جیب خاص سے ملا ہو۔ خدا باپ وہ دن جلد لائے کہ جب ہمارے ملک ہند کے کل دیسی عیسائی ڈیرہ کے عیسائیوں کی تقلید کر سکیں اور آپ کو انڈیپنڈنٹ بنا سکیں تب فخر کے ساتھہ یہہ امید کی جاویگی کہ اب اہل ہند عیسائی ہو جائینگے +

اے معزز ناظرینوں ہم اب تمہاری دعا کے امیدوار ہی نہیں بلکہ مستحق ہیں کیونکہ کل مسیحیوں پر واجب ہو کہ ہمارے پیارے منجی کے جلال کی اس دنیا میں ترقی ہو اور ہم سبھوں کو وہ توفیق عنایت ہو کہ جس سے ہم فرداً فرداً خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت کے پھیلانے کے لئے طاقت آسمانی حاصل کرکے اس دوڑ میں جو ہمارے سامنے رکھی گئی ہو اس ثابت قدمی سے دوڑیں تاکہ ہم اُس تاج اور حیات ابدی کے وارث ہوں جو خدا باپ نے اپنے برگزیدوں کے واسطے آسمان پر تیار رکھی ہو + آمین

راقم

اے - جی - ایف

ڈیرہ دون

منقولات

جنگ و جدل

ایران کی حکومت

شاہ ایران کی عمر ستر کے قریب ہو انگریزی اخباروں میں بحث چھیڑی گئی ہو کہ انکے بعد ملک کا حال کیا ہوگا شاہ موصوف کے ولیعہد روس کے طرفدار معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن انکے دوسرے بیٹے کا خطاب ظل السلطان ہو۔ وہ انگلستان کے طرفدار اور ثناخوان ہیں۔ دونوں کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق ہو اوّل الذکر بڑا اکھڑ اور بے رحم بے وقوف بیان کیا جاتا ہو۔ آخر الذکر برخلاف اسکے لائق فہیم اور عقلمند سمجھا جاتا ہو۔ ولیعہد اُس علاقہ پر حکومت کرتا ہو جو تبریز کے نام سے مشہور اور ایران کا شمالی حصہ ہو۔ ظل السلطان جنوبی علاقہ اصفہان پر حکومت کرتا ہو۔ ولیعہد کا علاقہ روس سے ملا ہوا ہو اس لئے ضرور ہو کہ روس اُسکو اپنی تاثیر میں رکھیگا اور شاہ کبکلاہ کی وفات کے بعد روس ضرور اُس علاقہ پر مثل بخارا کے قبضہ حاصل کریگا اُس وقت بیان کیا جاتا ہو کہ جنوبی علاقہ میں انگریزی رعب زیادہ جمدگی سے قایم کیا جاویگا اور یہہ کوشش کیجاویگی کہ اُس علاقہ کے ساتھہ ملک عرب بھی ملحق کیا جاوے جیسے کہ افغانستان میں کوشش کیجاتی ہو۔ ان تحریروں سے صاف پایا جاتا ہو کہ ایران کی سلطنت موجودہ حیثیت میں قایم رہنی مشکل ہو۔ نصف پر روس حکومت کریگا اور نصف کو انگلستان اپنے تحت میں رکھیگا۔ نہیں معلوم یہہ تحریریں شاہ ایران کی نظر سے گذرتی ہونگی تو وہ کیا خیال کرتے ہونگے +

عام

واقعات اور آرائیں

میڈیٹیرنین سمندر سے دنیا کے قدیم شہر دمشق تک ریلوے بنانیکی اجازت ۳ر اپریل ۱۸۹۰ء کو سلطان روم نے دیدی۔ اب ان ممالک میں انجیلی پیغام رسانی کے لئے قرار واقعی راستہ کھل جائیگا اور اس لبن کے سرے پر فارس میں بھی پہنچ سکینگے

بشپ تبلاہی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ مریکہ میں نیم بت پرستوں کے درمیان سات باقاعدہ میتھوڈسٹ کلیسیا اور سینتیس سٹیشن قایم ہیں جو ایک جلالی چاشنی اور ہزار ہا کلیسیاؤں اور سٹیشنوں کی ہیں۔ اس کام کے لئے دعاؤں کا گذارون اور روپیہ کی ضرورت ہو +

واشنگٹن ڈی سی یو ایس اے امریکہ سے ایک دوست ایک عمدہ کام کی نسبت جس میں وہ مصروف ہیں لکھتے ہیں یعنے بڑے حروف میں چھپی ہوئی انجیلی آیات عام گذرگاہوں میں دیواروں پر اور احاطوں میں عمارتوں اور درختوں پر ٹانگ دیتے ہیں۔ انجیلی

وعظ کا یہہ ایک نیا طریقہ ہی - اب یہہ صاحب جن کا نام مسٹر ایزک کیلر ہی کسیقدر اِسی قسم کے کام کو ہندوستان میں شروع کرنا چاہتے ہیں - یہہ رائے جج کلر صاحب کی ہی کہ الٰہی احکام پھاٹکوں اور گذرگاہوں پر ٹانگے جاویں - ہم یقین کرتے ہیں کہ اِس طور سے کام کرنے میں ہندوستان میں بڑا کام ہو سکیگا +

سُنا ہی کہ کمشنر ٹکر (معہ شاید قریب پچاس افسروں کے گروہ کے) بنگال کے لاکھوں آدمیوں میں ایک حملہ وسیع کے لئے واپس آتے ہیں - یہہ سالوشن آرمی کی ایک مجرب و پختہ پالیسی ہی کہ جہاں کہیں ممکن ہو بکثرت آدمیوں کو رکھیں اور کام پر زور دیں + جب ہم ان سرگرم اور دلسوز مسیحی روح کے لوگوں کو ایسے پاکیزگی بخش فضل اور نجات بخش محبت کی دولت سے مسرور دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ خدا تمہارا حافظ ہو +

تازہ خبر ہی کہ سوامی سوا تما نند (آریہ لکچرر) کو اپنے سدھانتوں میں شک ہو گیا ہی خصوصاً آریوں کے تیسرے اصول کی نسبت کہ "وید کلام الٰہی ہی - وید کا پڑھنا اور پڑھانا سُننا اور سُنانا آریوں کا بڑا دھرم ہی" انہیں اعتقاد نہیں رہا - سوامی جی کی لکچراری اور آتش زبانی کی کل آریہ ممبروں میں تعریفیں ہوا کرتی تھیں مگر اب اس کا نتیجہ یہہ نکلا +

صاحب آفتاب پنجاب نامہ نگار سراج الاخبار کی اس خبر پر کہ لاہور میں ایک ۵۵ سالہ ہندو نے ایک چار برس کی لڑکی سے شادی کی لکھتے ہیں کہ قیاس چاہتا ہی کہ ضرور یہہ کسی فقرہ باز صاحب کا گڑھا ہوا فقرہ ہوگا کیونکہ عقل تو قبول نہیں کرتی کسی شخص کو کیا ضرورت پڑی ہی کہ جو چار سالہ لڑکی سے شادی کر کے اپنی عمر اسکی پرورش میں گذرانا چاہے - کیا اُس کو کوئی دوسری جگہ نہیں ملسکتی تھی ؟ لیکن یہہ کوئی نئی بات نہیں ہندوؤں میں اکثر اِس قسم کی کم سنی کی شادیاں ہوتی سُنی ہیں - اِس میں تعجب ہی کیا ہی +

کانپور میں انجمن رفاہ عام قایم ہوئی جس کا پہلا جلسہ ۳۰ جون کو لالہ شیام لعل صاحب وکیل کے مکان پر فراہم ہوا - لالہ شیام لعل صاحب کا پریسیڈنٹ انجمن ہونا (کانپور گزٹ لکھتا ہی) یہہ ثابت کرتا ہی کہ کانپور کی کچھہ خطرناک حالت ہی اور ایسی انجمن کے قایم ہونیکی سخت ضرورت ہی - پریسیڈنٹ صاحب نے اپنے اسپیچ کے آخر میں فرمایا کہ آپ لوگ اِس جلسکی فخرم کو قایم رکھنے گا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہہ بچوں کا کھیل ہو - پنڈت ہردے نراین نے کہا کہ آپ صاحبوں کو معلوم ہی جو میں نے اپنی خدمتوں کا نتیجہ پایا (یعنی سر پھٹا) مگر وہ نتیجہ مجھہ کو اس نیک کام سے باز نہیں رکھہ سکتا اگر ملک کی خدمت میں میری جان بھی کام آ جائے تو مجھہ کو کوئی افسوس نہ ہوگا - دیکھیں اس انجمن سے کیا رفاہ عام کام ظہور میں آتے ہیں +

پٹیالہ اخبار بحوالہ ایک دیسی اخبار کے لکھتا ہی کہ دریولا لاہور میں ایک سانڈ مر گیا - راسخ الاعتقاد ہندو اشخاص کو بہت ہی ملال ہوا - بھگت جو نڈا مل شہالمی دروازہ نے وہ مہادیو کی نذر کیا تھا - یہہ ایک بہت موٹا اور عجیب بڈھا سانڈ تھا اسکے سیوک کہتے تھے کہ یہہ سانڈ نہیں بلکہ اسکے بھیس میں کوئی برہمن ہی - اس سانڈ کی عادت تھی کہ ہر شام اس مقام کو جاتا تھا جہاں پنڈت لوگ کتھا پڑھتے تھے - یہہ بھی بیٹھا سُنا کرتا تھا - جب یہہ سانڈ مرا تو سبنے اسکو دفن کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ اُس کو چھکڑے پر لادا - بہت لوگ ساتھہ ساتھہ تھے اور رام ستی باجا آگے آگے بجتا جاتا تھا - جس راستہ سے جنازہ گذرا بادام اور پھول اُس پر پھینکے جاتے تھے - بھگتوں نے تجویز کیا کہ ہم میں سے باری باری ایک سال مہینا بھر اُسکی قبر کی چوکسی کریں تاکہ چمار اسکی لاش نکالنے نہ پائیں (**نور افشاں**) افسوس ہی کہ باوجود اسقدر ہندوستان میں روشنی علم پھیلنے کے ابھی تک ایسے خام خیال اور نافہم ہنود جابجا موجود ہیں - کاش وہ دن جلد آوے کہ یہ لوگ ایسے باطل خیالات سے آزاد ہو کر سچے اور زندہ خدا کے پرستار بن جائیں +

کلکتہ یونیورسٹی علم طبابت میں اوّل گریجوایٹ لیڈیاں مندرجہ گزٹ ہوئی ہیں - اِنکے نام مس بدھو مکھی بوس اور مس میری مترا ہیں - یے دونو دیسی مسیحی لڑکیاں ہیں جنہوں نے فری چرچ زنانہ بورڈنگ سکول کلکتہ سے امتحان ایف اے پاس کیا ہی - بیتھون گرلس کالج نے جو مس بوس کی بہن مس ستی ایم بوس ایم اے کے اہتمام میں ہی یونیورسٹی کے گذشتہ امتحانات بے اے اور ایف اے میں عجیب کامیابی حاصل کی ہی - بنگال میں یہی صرف گرلس کالج ہی جو کلکتہ یونیورسٹی کے متعلق ہی اور اسکی طالب العلم عنقریب سبکی سب مسیحی یا برہمو ہیں اور ایک یہودی لیڈی بھی درج رجسٹر ہی +

مکن پور کا میلہ جس میں سالیانہ ہزارہا لوگ فراہم ہوتے ہیں انجیل کی منادی سامعین کے کانوں تک پہنچانے کے لئے عمدہ موقع ثابت ہوا - یہہ میلا ایک محمدی پیر کی قبر پر اکٹھا ہوتا ہی جس کا نام مدار صاحب تھا - اِس شخص کی نسبت بہت سی مختلف روایتیں مشہور ہیں چنانچہ ایک یہہ ہی کہ وہ ایک فقیر تھا جو بہلول بے آب و طعام بیخودی کی حالت میں پڑا رہتا تھا - وہ ایک مرتبہ خلاف معمول اسقدر عرصہ تک اس حالت میں پڑا رہا کہ مٹی اسکے بدن پر جم کر اُس پر گھاس اُگنے لگی - اُسکے آس پاس کے لوگوں نے خیال کیا کہ وہ مر گیا اور اسکو دفن کرنے کی تیاری کی - جب وے اسکو قبر میں رکھنے لگے تو وہ اچانک جی اُٹھا - لیکن لوگوں نے یہہ جانکر کہ انتظام تجہیز و تکفین کا رایگاں جانا ایک خراب بات ہوگی

اسکو دفن کر دیا۔ اور کہتے ہیں کہ وہ قبر میں تا حال زندہ ہے +

دوسرے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک جنگی آدمی تھا جو اول محمدی حملہ کے ہمراہ تھا اور اس جگہ ایک لڑائی میں مقتول ہوا۔ ابتدا میں اسکی قبر پر ایک مذہبی قسم کا سالیانہ مجمع ہوتا تھا لیکن اب ایک بڑے میلہ سے مبدل ہو گیا۔ جہاں بے شمار گھوڑے اونٹ بیل اور بھینسوں کی خرید فروخت ہوتی ہے۔ ادمیوں کی بڑی بھیڑ بعض خرید و فروخت کے لئے اور بعضے اس محمدی پیر کی قبر کی پرستش کے لئے آتے ہیں اور پرستاروں میں ہندو اور مسلمان ملے جلے ہوتے ہیں۔ یہہ میلہ تین ہفتہ تک لگا رہتا ہے۔ درمیانی ہفتہ میں بھر میلہ اور اخیر میں کم ہو جاتا ہے۔ واعظوں کا خیمہ ایک کنج درختان میں اس عارضی شہر کے کنارہ کے نزدیک تھا لیکن ایک عین میلہ کے درمیان تھا جس میں چند انجیلی خدمت گذار مقیم تھے جس کے سامنے منادی کیجاتی تھی + انڈین سٹنڈرد

عجیب خبر- نامہ نگار راجپوتانہ گزٹ رقمطراز ہیں کہ قبرستان موضع الہامی علاقہ جیپور میں ایک پرانی قبر بارش سے شق ہو گئی۔ اسکے اندر سے ایک ہفت سالہ لڑکا زندہ برآمد ہوا جسکے بال اور ناخن بڑھ گئے ہیں۔ یہہ کسیکی بولی نہیں سمجھتا البتہ جب کوئی اس سے بات کرتا یا اشارہ تو ہنس پڑتا ہے عند التحقیقات معلوم ہوا کہ چھہ برس ہوئے جبکہ روشن شاہ درویش کی اہلیہ حاملہ اس قبر میں دفنائی گئی تھی۔ یہہ مُردہ عورت کے پیٹ سے قبر میں پیدا ہوا۔ اب سوال یہہ ہے کہ زندہ کیونکر رہا ؟ - ہم اپنے ناظرین کے (جو خدا کو قادر مطلق مانتے ہیں) انصاف پر اس بات کا تصفیہ چھوڑتے ہیں۔ اس لڑکے کو ہمارے نامہ نگار نے بچشم خود دیکھا ہے۔ صاحب کلکٹر ضلع اس کو عجایب گاہ لنڈن میں بھیجنا چاہتے ہیں +

دہلی میں پانچ تاریخ کی شام کو کچہری اور اسکے آس پاس کی زمین پر پتھر برسے۔ اس واقعہ نے اہالیان شہر کو تعجب اور تحیر میں ڈال رکھا ہے۔ یاران بیکار کو گویا یہہ ایک قسم کا شگوفہ ہاتھ آیا کہ جہاں کہیں دل بہلانا منظور رہوا جھٹ اس کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ معلوم نہیں کہ اس معاملہ کی صداقت کہاں تک ہے +

امرتسر ۱۰ جون کو مسمی عمرا کانسٹبل نے جو کٹرہ دہلو والیاں میں پہرہ پر تھا ایک نو برس کے لڑکے کے ہاتھ سے جو سوتا تھا ایک کڑا طلائی اُتار لیا- دوسرا اُتارنے کے لئے ہاتھ ہی لگایا تھا کہ لڑکا چونک پڑا- یہہ دیکھکر کانسٹبل چلدیا لڑکے نے بھی تعاقب کیا اور چلایا راستہ میں ایک سارجنٹ اور ایک دوسرے کانسٹبل نے شور و غل سنکر اسکو پکڑ لیا کانسٹبل مذکور نے بہت حیلہ حوالہ کیا کہ یہہ مجھ کو مارنے لئے دوڑا ہے مگر سارجنٹ و کانسٹبل نے تلاشی لیکر کڑا اسکے پاس سے نکالا اب یہہ کانسٹبل صاحب حوالات میں براجمان ہیں اور امید ہے کہ اپنے کئے کی سزا پائینگے اب اکثر وارداتِ چوری شروع ہو گئی ہیں۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ اخبار والوں نے مسٹر وار برٹن پر اتہام لگا کر چوروں اور بدمعاشوں کے حوصلوں کو بڑھا دیا ہے جو سراسر رعیت کی تباہی اور بربادی کا باعث ہے جب ایسے منتظم کا حوصلہ ٹوٹ گیا تو چور اور بدمعاشوں کا حوصلہ خواہ مخواہ بڑھے گا +

ہندوستان میں نو سو ولایتی پادری صاحبان کا شمار ہے جو متفرق جگہوں میں کام کر رہے ہیں۔ انہیں سے ایک ہیں جو بتقاضائے عمر اور میعادِ وقت سبھوں سے پرانے ہیں۔ وہ بزرگ پادری جان نیوٹن صاحب ہیں جو پرسبٹیرین کلیسیا کے متعلق لاہور میں کام کرتے ہیں پادری صاحب کی عمر ۸۷ برس کی ہے تو بھی خداوند کے کام میں مصروف اور خوش ہیں۔ سنہ ۱۸۳۵ء میں صاحب موصوف ہندوستان میں تشریف لائے جسے چوہتر برس کا عرصہ گذرا- چار فرزند یہاں تولد ہوئے جو تحصیل علم کے لئے امریکہ کو گئے اور مشنری ہو کر پھر ہندوستان کو واپس آئے- انہیں سے ایک (ڈاکٹر جی نیوٹن) ۲۲ برس کام کرنے کے بعد خدا باپ کے حضور طلب کر لئے گئے اور باقی تین ہنوز خداوند کے انگورستان میں کام کر رہے ہیں +

اخبار کرسٹیین لیڈر ظاہر کرتا ہے کہ ڈاکٹر پینٹیکوسٹ (مشہور واعظ) جاپان ہوتے ہوئے ماہ نومبر میں ہندوستان میں وارد ہونگے۔ انکا ارادہ ہے کہ دو سال تک ہندوستان میں کام کریں +

یہہ بات معلوم ہوئی ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے امرتسر پولیس کے مسٹر وار برٹن کو اجازت دیدی ہے کہ وہ اپنے چلن کی صفائی کے لئے اخبار ٹریبیون لاہور پر نالش لائبل دایر کریں۔ یہہ مقدمہ بڑے دھڑلے کا ہوگا۔ اخبار ٹریبیون مدت سے للکارتا تھا کہ نالش کریں اور پھر دیکھیں مقدمہ لاہور میں ہوگا اور ٹریبیون کو دکھانا ہوگا کہ وہ کیسا سچا ہے اور کیسا بہادر ہے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

مسٹر سٹنلی سیاح امریکہ کی کتاب چھہ زبانوں میں شایع کیجاویگی۔ اگر اس کا ترجمہ اردو میں ہوگا تو نہایت عمدہ اور عجیب باتیں معلوم ہونگی +

سٹنلی صاحب کا بیان ہے کہ درمیانی امریکہ میں ایک قسم بونے آدمیوں کی آباد ہے۔ وے خوش اخلاق زیرفہم اور نیک اطوار ہیں۔ انکی ایک بادشاہ زادی اُنپر سلطنت کرتی ہے +

لنڈن میں گنواں دنیا کے سب گنووں سے گہرا ۱۳۰۰ فٹ گہرا کھودا جائیگا اُس کے اندر روشنی قایم

رہیگی اور سیڑھیاں بنائی جائینگی تاکہ نیچے تک پہنچ سکیں یہہ کنواں اِس لئے بنایا جائیگا کہ طلباء تہ زمین کی کیفیت سے واقف ہوں +

امریکہ میں ایک جہاز تیار کیا جاتا ہو جس میں دس ہزار مسافروں کے بیٹھنے کی گنجایش ہوگی۔ یہہ جہاز برقی طاقت سے مثل ریل کے چلیگا +

لنڈن۔ حضور ملکہ معظمہ نے اپنی تصویر جس میں ہیرے لگے ہوئے ہیں اور اُس کے ساتھ ایک چھٹی مشعر تعریف خدمات مسٹر سٹینلی کی قدر کی اور اُنکو شادی کی مبارکباد دی گئی +

چین میں آٹھ قسم کا کوڑھ پایا جاتا ہو۔ وہ سرایت کرنے والا ہو۔ پر کہتے ہیں کہ چوتھی پشت میں خود بخود جاتا رہتا ہو +

یونان کی عورتوں نے اپنی سرکار کو اس بات کی عرضی دی ہو کہ جیسے لڑکوں کی تعلیم کے لئے انتظام ہو ویسے ہی لڑکیوں کے لئے بھی انتظام کیا جائے +

امریکن سنڈے سکول یونین کی طرف سے ۹۰ پادری سنڈے سکولوں میں کام کرتے ہیں سال کے درمیان اُنہوں نے ۱۶۸۵ نئے سنڈے سکول جاری کئے اور قریب ۷۰۰۰۰ لڑکوں کو سنڈے سکول میں داخل کیا +

اخبار نارتھ چینا ہرلڈ بیان کرتا ہو کہ ایسیا کی آب و ہوا پیشتر کی بہ نسبت سرد ہوتی جاتی ہو اور وے جانور جن کی خاصیت گرم آب و ہوا کے موافق ہو رفتہ رفتہ دکھن کی طرف چلے جاتے ہیں +

لنڈن ۱۳۔ جولائی کل بدھ کے روز مسٹر سٹینلی کی شادی مس ڈوروتھی ٹینینٹ کے ساتھ ایبے میں نہایت شان و شوکت سے ہوئی کئی عمایدموجود تھے۔ ایبے سے باہر حاضرین نے دُلہا دلہن کو نہایت گرمجوشی سے مبارکباد دی +

نیویارک۔ ۱۴ جولائی۔ امریکہ کے مشہور مقامات مینی سوٹا اور اسکانسن میں بھاری طوفان آیا جس سے کئی کشتیاں اور جہاز تباہ ہوئے اور خشکی پر بھی لکھو کھا ڈالر کا نقصان ہوا اور ۲۰۰ آدمی ہلاک ہوئے +

لنڈن کے ڈاکخانہ کے ۴۰۰ ملازم سازش شرارت کے لئے موقوف کئے گئے۔ پولیس کی کوشش سازش بھی توڑی گئی انتظام درست ہوگیا +

اہل روس کا خیال ہو کہ سلطنت چین اور انگلستان باہم مل کے ہمارے اختیارات و قبضہ کو جو درمیانی ایشیا میں ہیں اُکھاڑ پھینکینگے +

انڈیا آفس میں تخفیف۔ تنخواہ اسٹاف گذشتہ سال میں بہ نسبت سالہائے سابق ۲۴۲۶ پونڈ کم کی گئی +

گورنمنٹ سیام نے چھ نوجوانوں کو نیو ونگٹن میں یونیٹڈ پرسبیٹرین کے وسٹ منسٹر کالج میں تعلیم پانے کے لئے بھیجا ہو +

مقدمہ پولیس امرتسر کی نسبت پارلیمنٹ نے رپورٹ طلب کی ہو۔ دیکھا چاہئے گورنمنٹ ہند رپورٹ میں کیا لکھتی ہو +

صوبہ بنگال میں دریائے دامودر کی طغیانی سے بہت سے دیہات غرقاب ہوگئے گھر کوٹھے سب بہہ گئے اور صاف میدان رہگیا +

کلکتہ میں ایک ۱۴ سالہ عورت نے ایک غیر مرد کی مدد سے اپنے بدنصیب شوہر کو بضرب کلہاڑی قتل کرڈالا +

نورمحل میں گجراتی برہمنوں نے گرہن کے پوجا ئے ہوئے مویشی فروخت کئے حصے بخرے کرنے میں آپس میں خوب فساد ہوا +

کلکتہ میں ولایت سے سال گذشتہ کے اندر سولہ لاکھ روپیہ کی چھتریاں آئیں اگر ایسی چھتریاں ہندوستانی لوگ بنائیں تو کیوں اس ملک کا اسقدر روپیہ باہر جاوے +

سنہ ۱۸۸۹ء میں پنجاب سے ½ ۲ لاکھ من ہڈیاں ولایت کو روانہ ہوئیں جن سے وہاں ہزارہا مفید چیزیں تیار کی گئیں +

سال گذشتہ میں ہندوستان سے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ مویشیوں کی کھالیں ولایت کو روانہ ہوئیں +

بقول نامہ نگار سراج الاخبار لاہور میں ایک ۵۵ سالہ ہندو مرد کی شادی ایک چار برس کی لڑکی کے ساتھ ہوئی +

ایک لوکل ہمعصر لکھتے ہیں کہ لداخ میں بھی پانچ پادری صاحبان پہنچ گئے ہیں تاکہ انجیلی وعظ شروع کریں +

ضلع سیالکوٹ میں بدمعاشی اور خون کی وارداتیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اسی طرح ضلع لاہور کے مانجھہ حصہ میں خون بکثرت ہوتے ہیں +

اورنگ آباد ضلع بلندشہر۔ سید غالب علی رئیس کے انکے ملازموں کی شرارت سے اَسّی ہزار کے قریب چوری ہوگئی نو ہزار کئی سو روپیہ نقد باقی مع زیور تھا +

بدمعاش لوگ ریلوے مسافروں کو موقع پاکر زہر سے ہلاک کرتے اور اُن کا مال ہضم کرلیتے ہیں۔ کوشش کی جاتی ہو کہ محکمہ ٹھگی و ڈکیتی اس کا بندوبست کرے +

سردار اوتم سنگھ پروپرائٹر مسرٹ فیروزپور کا اکلوتا بیٹا گرم چار کے دیگچے کے اوپر گرجانے سے فوت ہوگیا +

دہلی کالکا ریلوے پر ایک شخص پلیٹ ٹرین سے کود کر مرگیا۔ اور ایک لڑکا بھی گاڑی میں سے نیچے گرگیا اور سونی پت ہسپتال میں پہنچکر مرگیا +

تار کی خبریں

لنڈن - ۱۵ - جولائی - کل رات لارڈ ریے سابق گورنر بمبئی نے معہ لیڈی صاحبہ کے ہر میجسٹی ملکہ معظمہ کے ساتھ کھانا تناول فرمایا +

قسطنطنیہ - ۱۵ - جولائی - یہاں آتشزدگی سے جو نقصان ہوا - اُس کا تخمینہ ایک ملین پونڈ کیا گیا ہو +

لنڈن - ۱۶ - جولائی - مسٹر سمتھ نے امید ظاہر کی کہ مسودہ کونسل ہائے ہند سشن حال میں منظور ہو سکتا ہو +

لنڈن - ۱۵ - جولائی - کل رات ہوس آف لارڈز نے اقرار نامہ انگلو جرمن کی منظوری کے واسطے مسودہ قانون پاس فرمایا +

لنڈن - ۱۵ - جولائی - آج بعد دوپہر سر رچرڈ ٹیمپل نے پنجاب کی جانب سے قانونی کونسل ہائے ہند میں انتخابی اصول کے خلاف اور درخواستیں پیش کیں +

شملہ - ۱۶ - جولائی - بیکانیر ریلوے کی رپورٹ ابھی تیار نہیں ہوئی - ذمہ واری کو چھوڑ کر گورنمنٹ ہند کا میلان اس کو تیار کرنے کی طرف پایا جاتا ہو اور چاہتی ہو کہ اس کو چلایا جائے +

دہلی - ۱۶ - جولائی - آج صبح ہز ایکسلنسی لیڈی لینسڈون صاحبہ بمعیت سواری بذریعہ معمولی گاڑی دہلی میں رونق افروز ہوئیں جہاں سے ۹½ بجے کی ٹرین میں بمبئی کی طرف روانہ ہوئیں +

شملہ - ۱۵ - جولائی - ہیضہ کے معمولی نمود کے باعث اول گورکھا پلٹن ۱۲ - ماہ حال کو کیمپ میں بھیجی گئی +

روئیداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

نمبر ۱۹ درخواست حکیم رام کشن ساکن امرتسر بدرخواست ملنے سنسار مردہ موجودہ ٹون ہال اس غرض سے رفاہ عام کو اسکی دوا بنا کر تقسیم کیجاویگی +

تجویز ہوئی کہ مفت دیا جانا سنسار کا منظور کیا جاوے کیونکہ کمیٹی کے کسی کام کا نہیں ہو +

نمبر ۲۰ رزولیوشن ۱۱ مورخہ ۳ - فروری ۱۸۹۰ء نسبت امداد مدرسہ جمنا پرشاد آریہ سکول +

تجویز ہوئی کہ جلسہ آیندہ تک ملتوی رہے +

نمبر ۲۱ رزولیوشن ۱۲ مورخہ ۳ - فروری ۱۸۹۰ء نسبت کام شفاخانہ جو فرن صاحب ڈسٹرکٹ انجنیر کرینگے +

تجویز ہوئی کہ جلسہ آیندہ تک ملتوی رہے +

روئیداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس جناب شاہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ - خواجہ احسن شاہ صاحب - ماسٹر مول راج صاحب - چودھری علی بخش صاحب - لالہ رام جیداس صاحب - چودھری کندن سنگھ صاحب - بابو شب سرنداس صاحب - لالہ منشا رام صاحب اول - سید سردار علی صاحب - بابو بھگوانداس صاحب - سول سرجن - منشی رحیم بخش صاحب - سردار علی محمد خانصاحب - ممبران

واقع ۲۵ - اپریل ۱۸۹۰ء

نمبر ۱ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بحوالہ چٹھی ۱۳۲ مورخہ ۲۰ - مارچ ۱۸۹۰ء صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب معہ اشتہارات انگریزی و فارسی بدیں خلاصہ موصول سررشتہ ہوئے کہ ہسپتال جو تمام صوبہ کے بیماروں کیلئے ایک نہایت مفید ہو فراخ کیا جائیگا میونسپلٹی ہائے و ڈسٹرکٹ بورڈ کو چندہ سے اس کی امداد کرنی واجب ہو بغرض ایزادی تعمیر بیادگار تشریف آوری شاہزادہ وکٹر صاحب بہ ملک ہند - تجویز ہوئی کہ آئیندہ جلسہ میں پیش ہو +

نمبر ۲ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۶ - مارچ ۱۸۹۰ء مشعر اس کے کہ جو رزولیوشن ۱۹ مورخہ ۱۸ - مارچ ۱۸۹۰ء نسبت دی جانے سنسار مردہ کی مسمی رام کشن حکیم امرتسر کے پاس ہوا ہو زیر دفعہ ۱۴۷ - ایکٹ ۳ - ۱۸۸۴ء تعمیل اُس کی نہ کی جاوے - تجویز ہوئی کہ سنسار واپس کر لیا گیا کاغذات داخلدفتر ہوں +

نمبر ۳ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۱ - مارچ ۱۸۹۰ء بحوالہ چٹھی ۹۴۷ مورخہ ۱۴ - مارچ ۱۸۹۰ء صاحب کمشنر بہادر قسمت جالندھر بحوالہ چٹھی صاحب سکرٹری گورنمنٹ لغایت ۲۶۹ مورخہ ۱۴ - اپریل ۱۸۹۰ء جس میں خلاصہ موصول ہوئے کہ جناب صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر واسطے ضلع لودیانہ واسطے ہلاکت سانپ قسم افعی فی ۲ منظور فرماتے ہیں - اطلاع ہوئی مطابق اسکے عمل ہو +

مخمس زہیر - بر غزل خیر اللہ - قاضی

موسم - بہار

تھا گل باغ جہاں جس پر نثار ... دیکھا خواباں تھا جسکے لالہ زار
چشم نرگس کو تھا جسکا انتظار ... بار دیگر نوجواں شاد بہار
آمدہ در تخت بستاں شد قرار

غم الم۔ حرماں۔ ستم رنج و محن　بھولا جھلایک قسم چرخ کہن
اب نہیں باقی رہی دلہین چلن　زاغ بستہ رخت و رفت او ازچمن

عندلیباں آمدہ در لالہ زار

ہر طرف ہی عیش و فرحت کا نشاں　ہو سلامی باادب بہ بوستاں
خوش گلو و خوش بیان خوش زباں　تہنیت گویاں بہ ہر سو بلبلاں

بر قدوم شاہ بر ہر شاخسار

ذکر آمد کا ہو اُنکے درمیاں　شاد و فرحاں ہیں وہ بیشک بیگماں
منتظر ہیں بیدکے نخلِ جہاں　صف بصف استادہ شہ چون خادماں

باقبا استبرقِ سرو چنار

لعل رخت کے جہاں میں گل بنے　تاج شاخِ سیم پہ تھے یوں چنے
انکی آمد سے تھے پہلے جو ٹھنے　بھر مجرائی عروس گل بنے

بر جبین خود نمودہ گل قطار

گل کہیں غنچہ کہیں برتھا گلاب　دیکھکر دل لیتا تجکو پیچ و تاب
انتظام منتظم تھا لاجواب　ناظم بُستاں پر آئے رعب داب

جابجا کردہ چراغاں آشکار

جابجا بس گل کھلے تھے گونہ گوں　دوسرے ایک ٹھکر تھا فزوں
بعض کا یوں رنگ تھا قرمزوں　جلوۂ ہر گل شگفتہ بود چوں

بر سرِ شاخ زمرد زرنگار

شاخ کو گل کو تھی غنچہ کو ہوس　ساتھ جاویں شاہ کے بنکے نفس
تھا اٹھانا ہاتھ اونکو قفس　چوں نقیباں ہر شگوفہ پیش و پس

پوش گفت از مقدم آن شہریار

رانتدان سطرح اور شاہ نگاہ　از ہمت باعزت و باخوش نگاہ
جشن میں عشرت سے تہا ایجا بناہ　جرمیں حشمت شجاعت بادشاہ

کرد یک چندے بہ بُستاں گیر و دار

باخبر باشنکس از افعال خود و　بے شناسد ہر کسے احوال خود
نیست قایم ہر کسے بر قال خود　لیکہ قمری بر زبان حال خود

گفت ہرگز می نماند این وقار

گو کہ ہو ایسا سبز برآب و گل　لیکہ ہر گلمن کہ جوہر جائے رحل
اب خبیر آسا ز تو اس جائے دل　مثل غواصی تو از دریائے دل

تا صفی خیر اللہ کشتی در آبدار

رپوٹ پیدایش و فوت ہفتہ

تعداد پیدایش	تعداد فوت
۴۵	۲۲

اخبار عام لاہور کا اشتہار

اخبار عام ۲۱ سال سے جاری ہو۔ آج کل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہو۔ سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ ۶ (چھہ روپئے) ہو اور بلا محصول ڈاک مبلغ ۳ (تین روپئے)۔ یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء سے اس کے انتظام میں ترقی ہوگی۔ ایک "روزانہ اخبار عام" شائع ہوگا۔ اُسکی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک (۸) ہوگی۔ بلا محصول ڈاک (۶) ایک "ہفتہ وار اخبار عام" ہوگا جس میں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین اور خبریں درج ہونگی اسکی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک (۲) ہوگی بلا محصول (للعہ)+

یہہ اشتہار اس غرض سے دیا جاتا ہو کہ آج کل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو۔ وہ اطلاع دیں تو بلا قیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا۔ اور آیندہ جس صاحب کو "ہفتہ وار اخبار عام" یا "روزانہ اخبار عام" میں سے جسکی خریداری کا منشا ہو اسسے مطلع فرماویں کہ انکا نام اسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے

راقم
مہتمم اخبار عام لاہور

ضرورت

ملتان مشن ہائی سکول کے لئے ایک جونیر انگلو ورنیکولر استاد کی ضرورت ہی تنخواہ فرسٹ گریڈ کے لئے ۱۵ اور سیکنڈ گریڈ کے لیے ۱۰ ہوگی ترقی کام دیکھنے پر ملیگی درخواستیں بہت جلد سپرنٹنڈنٹ کے پاس آنی چاہئیں +

المشتہر
ولیم کھیم چند سپرنٹنڈنٹ ملتان مشن سکول

لودیانہ

مدرسہ حقانی

یہہ مدرسہ عرصہ قریب ۳ سال سے شہر لودیانہ میں جاری ہوا اسکو مولوی نور محمد حقانی نے جاری کیا تھا اور مدعا اس سے یہہ ظاہر کیا تھا کہ مسلمانوں کے لڑکے گورنمنٹوں اور مشن سکولوں میں تعلیم پاکر تعلیم اسلام سے بالکل بے بہرہ رہتے ہیں لہذا یہہ مدرسہ جاری کیا جاتا ہو کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی ہوا کرے۔ چنانچہ اُنکے سابقہ اشتہارات سے ظاہر ہو لیکن دراصل اُنہوں نے اس کو ایک وسیلہ معاش بنایا تھا جیسا کہ بعد ازاں اُنکی وقتاً فوقتاً کارروائیوں سے اظہر من الشمس ہوگیا کیونکہ جب اُنہوں نے اکیلے اس میں خاطر خواہ یافت نہ پائی تو ایک عام جلسہ کیا اور کل مدرسہ جو صرف لوئر پرائمری کی دوم جماعت تک تھا معہ سرمایہ کے جو صرف مبلغ ۹۔ روپئے تھے امرا اور روسائے اہل اسلام کے سپرد کر دیا اور خود دس روپیہ ماہوار کا ملازم ہونا منظور کر لیا۔ مجلس اسلام نے بڑی سرگرمی سے اس کام کو اپنے ذمہ لیا اور بڑی محنت اور جانفشانی سے اس فرض کو بموجب قواعد انگریزی سرانجام دیا۔ چونکہ انکو اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں تھی اسلئے یہہ مدرسہ بہت جلد ترقی پکڑ گیا۔ جماعت پنجم اپر پرائمری قایم ہوگئی گرانٹ امداد بجای پانچ روپیہ کے ستترہ روپیہ ہوگئے اور پچھلے سال نتیجہ امتحان بھی بہت عمدہ نکلا الغرض ہر طرح قابل اطمینان کام ہوگیا لیکن خرابی صرف یہہ رہی کہ مولوی حقانی صاحب کو سوائے دس روپیہ ماہواری تنخواہ کے اور کچھہ نہ ملتا تھا۔ پس اُنہوں نے کئی کسی طور سے روپیہ حاصل کرنیکی کوشش کی مجلس نے منع کیا لیکن اُنہوں نے ایک نہ سُنی۔ آخر کار اہتمام مدرسہ سے علیحدہ کئے گئے اور علیحدہ ہوتے ہی اُنہوں نے ایک نیا سکول جاری کر لیا ہو اور اصل ...

* اس وقت ہی سے مجلس اسلام بھی قایم ہوئی گویا یہہ مدرسہ مجلس اسلام کے وجود کا باعث ہوا